Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
چیف ایڈیٹر یوسف سلیم شوق
فون ۴۴۹

جلد ۷۱ / ۳۶ | اتوار ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ ۵ تبوک ۱۳۶۱ ہش ۵ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۰۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ تبوک / ستمبر: حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ
ضعف اور بلڈ پریشر کی وجہ سے تاحال ناساز ہے
احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور آپ کو صحت والی دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین ؂

نہایت ہی دلکش و خداداد قابلیت کا مالک شخص

کوپن ہیگن میں ایک عظیم خلیفہ وہ یورپ میں اپنی جماعت کے دورے پر آئے ہیں

کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے اخبارات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی آمد کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں تشریف لانے کے بعد وہاں کے بعض اخبارات نے حضور کی آمد اور مصروفیت کی خبریں شائع کی ہیں۔ حضور سے مختصر انٹرویو بھی لیے ہیں اور حضور کی تقاریر کی خبریں شائع کی ہیں۔ ان اخبارات کی رپورٹنگ کا اردو ترجمہ وکالت تبشیر کے توسط سے قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

روزنامہ اکتوبلیٹ کوپن ہیگن
۱۲ اگست ۱۹۸۲ء

کوپن ہیگن میں ایک عظیم خلیفہ

اسلامی احمدیہ تحریک کے بلاشبہ بااثر رہنما جس کے ارکین کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے۔

ابھی تھوڑا عرصہ ہوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے حضرت اقدس ..... ناقل) کے بعد چوتھے خلیفہ کی حیثیت سے اپنا منصب سنبھالا ہے۔ آپ سفر یورپ پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور کل کوپن ہیگن کو حضور کے دورہ کا شرف حاصل ہوا۔

حضور نے ہاوڈوور HAVDOVRE کی مسجد میں آپ نے اس اسلامی تحریک کے متعلق باتیں بتلائیں۔ ڈنمارک میں اس تحریک کے ۲۰۰ ممبر ہیں۔ جن میں زیادہ متعداد پاکستانیوں کی ہے۔ ڈینش افراد اب زیادہ تعداد میں اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

اس فرقہ کو عیسائی مسلمان کہنا چاہیئے۔ اگرچہ احمدی اس اصطلاح کو پسند نہیں کرتے۔ احمدیہ تحریک کے افراد مسیح اور موسیٰ علیہ السلام دونوں کو تشریعی نبی مانتے ہیں۔

(نوٹ از مترجم یہ غلط ہے جماعت احمدیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تشریعی نبی تو مانتی ہے مگر حضرت مسیح علیہ السلام کو موسوی شریعت کے تابع نبی خیال کرتی ہے)

جماعت احمدیہ نے اپنے پیغام کی بنیاد دو الہامی کتابوں قرآن کریم اور تورات پر رکھی ہے۔ اسلام کی تعلیم پر اکثر ممالک میں جس طرح کا عمل ہو رہا ہے یہ تحریک اس سے متفق نہیں .....

اس تحریک کی تعلیم کے اعتقاد کے مطابق قرآن شریف کا رو سے عورتوں اور مردوں کے حقوق مساوی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کو یہ پورا حق حاصل ہے کہ وہ مجوزہ شادی کو قبول کرے یا انکار کرے۔ اور اسے پورا حق حاصل ہے کہ وہ مہر اور ورثہ میں ملی ہوئی املاک جس طرح اس کا جی چاہے استعمال کرے تاہم مرد کو نسبتی فوقیت حاصل ہے۔

ہویدور HAVDOVRE کی خوبصورت مسجد کی تعمیر کے لیے ڈنمارک کی عورتوں نے روپیہ اکٹھا کر کے دیا تھا۔

روزنامہ بی ٹی کوپن ہیگن مورخہ ۱۳/۸/۸۲
دو دو ایں کم خلیفہ ہر روز نہیں دیکھو گے۔

اس ہفتہ اسلامی احمدیہ موومنٹ کے پچیس تیس ہزار افراد دودوا کی مسجد میں اپنے سربراہ کا چہرہ دیکھنے کی غرض سے جمع ہوئے جو حضرت مسیح موعود کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ منگل کے دن سے وہ مسجد کے قریب زرد رنگ کی اینٹوں کے گھر میں کوپن ہیگن کے مسلمانوں کے روحانی امام کے ساتھ رہے ہر روز تو کوئی خلیفہ سے ملاقات نہیں کرتا بالخصوص جبکہ قومی عبادت گاہ کا وہ ممبر جس میں اتنا جوش نہ ہو لیکن کل رات نہایت ہی دلکش اور خداداد قابلیت کے مالک شخص جسے خوش طبعی کا ملکہ بھی حاصل ہے کی صحبت میں رہنے کے لیے زائرین کے لیے ۱۵ منٹ مقرر تھے مگر ۱۵ کی بجائے ۴۵ منٹ صحبت میں رہے۔

یہ میٹنگ اصل میں تو خانہ کے ایک میٹنگ روم میں ہوئی تھی۔ جہاں مقامی مسلمانوں نے بیس کے قریب ٹیپ ریکارڈر رکھے ہوئے تھے تاکہ میٹنگ میں شامل ہونے والوں کے درمیان ہو گفتگو ہو ریکارڈ کر لی جائے لیکن ہوا یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح مسجد کے دالان میں تیرہ میں سے دو افراد کے ساتھ چلے گئے۔

باقی صفحہ پر

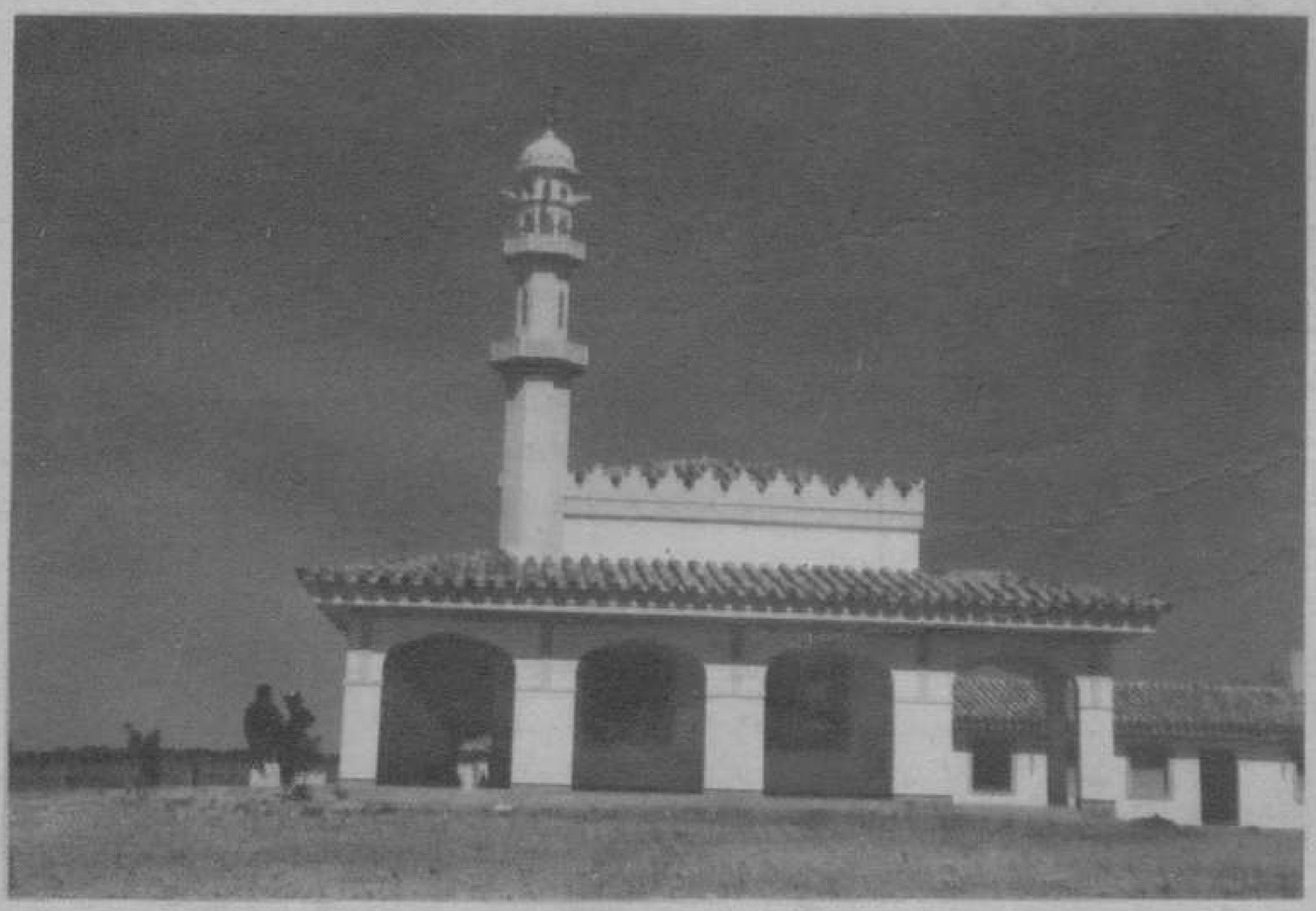

ارضِ طارق پر تعمیر ہونے والی مسجد بشارت کا دائیں طرف سے خوشنما منظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

۵ تبوک ۱۳۶۱ ہش

مسلمانوں کی بے بسی کا آسان علاج

فلسطینی مجاہدین کا بے بسی کے عالم میں بیروت سے انخلاء ۔۔۔ عالم اسلام کا ایک تازہ المیہ ہے۔ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جس نے ایک بار پھر مسلمانانِ عالم کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے اور قلب سلیم اور طبع سعید رکھنے والوں کو ایک بار پھر مایوس و پریشان کر دیا ہے اور ہر مسلمان پھر سے یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کی بے بسی اور زوال کا یہ عالم کیوں ہے۔ اور یہ کب تک رہے گا۔

جماعت احمدیہ کے بانی سیدنا حضرت اقدس ..... نے اپنی تحریرات میں جا بجا اور بار بار مسلمانانِ عالم کے زوال کے اسباب گنائے ہیں اور دنیا کو یہ بتایا ہے کہ کس طرح سے مسلمان پھر سے عروج اور رفعت حاصل کر سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس ..... نے مسلمانانِ عالم کے دوبارہ ترقی و عروج حاصل کرنے کے لئے صاف اور بدیہی طور پر ایک بنیادی اصول بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح سے پہلے مسلمانانِ عالم ترقی اور عروج کی منزلوں پر پہنچے۔ اسی طرح سے آج بھی وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کے صحیح استعمال سے منزلِ مراد کو حاصل کر سکتے ہیں

ممکن ہے کہ قارئین کرام کے ذہن میں یہ ہو کہ اس مقصد کے لئے دوبارہ سے دورِ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی عظیم ترین قربانیاں اور سخت و شدید مجاہدہ کرنا ہوگا۔ دوبارہ سے بدر و اُحد کے معرکہ ہائے کارزار برپا کرنے جیسی مشکلات سے گزرنا ہوگا۔ پھر سے شعب ابی طالب کی گھاٹی میں ڈھائی تین سال بھوکے پیاسے محصور رہنا ہوگا۔ یا پھر سے جنگ احزاب کی طرح دشمن کو ہزاروں ہزار کی تعداد میں سر پر موجود پا کر آنکھیں پتھرا جائیں گی اور دل اچھل کر حلق میں آ جائیں گے۔

اگر ایسی قربانیوں کا مطالبہ پھر سے ہوتا تو بھی شائد کوئی ایسی بعید از قیاس بات نہ ہوتی۔ کیونکہ قربانی تو بہرحال دینی ہی پڑے گی۔ لیکن سیدنا حضرت اقدس ... نے اپنی روحانی بصیرت اور خداداد فراست کے ساتھ مسلمانوں کے زوال کے ہر پہلو کا کھوج لگایا اور پھر ایک نہایت آرام دہ اور خوبصورت ذریعہ بتایا کہ اس پر عمل کر کے مسلمان پھر سے رفعت و عظمت حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں۔ غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے۔ ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل کر دیا ہوا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۳، ۲۵۵)

سچی اور پیاری بات یہی ہے کہ دردِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھک کر دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرنا گویا دنیا بھر کے خزانوں پر ہاتھ مارنا ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا خزانہ ہمارا خدا ہی تو ہے۔ وہی راضی ہوگا تو دنیا بھر کے خزانے ملیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے عاجزانہ و متضرعانہ نماز کتنی اہم ہے۔ اور زندگی میں قدم قدم پر اس کی کتنی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ امر اس سے ظاہر و باہر ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ یہ نماز رکھی گئی ہے۔ اور جس کو نماز تہجد کا بھی سرور حاصل ہو جائے تو گویا جنت کی کنجی مل گئی۔ مشکلات و مصائب کے کوہ ہمالیہ کو ریزہ ریزہ کر کے فضا میں ۴۴

ایمان میں نئی تازگی پیدا کرنیوالے واقعات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ کی پاکیزہ جھلکیاں

خوشی کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر ادا کرنے کا طریق

اسلام میں خوشی کا دن منانے کا طریق

آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار مکہ سے مدینہ کو جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک جگہ سواری سے اترے اور اپنے اللہ کی یاد میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر تک دعا کی تھی کہ سجدہ میں گر گئے۔ اس کے بعد دیر تک ٹھہرے رہے۔ پھر ہاتھ اٹھایا اور تھوڑی دیر تک دعا کی اور پھر سجدہ میں گر پڑے۔ اس کے بعد ایک بار پھر دعا کی اور پھر سجدہ میں گر پڑے۔

صحابہ کرامؓ حیرت سے حضور کے بار بار کے سجدہ کو دیکھ رہے تھے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو سب صحابہ کرامؓ کے چہرے مجسم سوال بن گئے کہ ان بار بار کے سجدوں کا کیا مطلب تھا۔ صحابہ کرامؓ جو حضورؐ کی زبانِ مبارک سے ہر نیا حکم سننے کے مشتاق رہتے تھے ہمہ تن گوش ہو گئے۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے تم سے اپنی امت کے لئے شفاعت کی دعا کی تو اس نے میری ثلث امت کے لئے شفاعت قبول کر لی اسلئے میں اپنے خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اپنی امت کے لئے پھر درخواست کی۔ تو اس نے میری ثلث امت کے لئے اور میری درخواست قبول کی اس لئے میں نے اپنے خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑا۔ پھر میں نے پھر التجا کی تو اس میری ثلث امت کے لئے اور میری التجا کو قبول کیا تو میں اپنے خدا کے آگے اظہار تشکر کے لئے سجدہ میں گر پڑا۔

نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پاکیزہ اسوہ خوشی منانے کا اسلامی طریق واضح کرتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشی حاصل ہو تو سب سے پہلے سجدہ کے ذریعے اللہ کے حضور جھکو اور اس کے حضور میں عاجزی کے ساتھ اپنی مناجات پیش کرو تا اس یقین پر استحکام پکڑ سکو کہ اللہ ہی ہر خوشی اور غم کا دینے والا ہے اور دنیا کے کسی فرد میں کوئی طاقت نہیں۔

خوشی کے مواقع پر اس اظہار تشکر کے علاوہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ یہ بھی تھی کہ مثلاً عید کے دن کے بارے میں حضور فرماتے تھے "یہ دن کھانے پینے اہل و عیال سے لطف اٹھانے اور یادِ الٰہی کے ہیں۔" اسی لئے حضور نے عید کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ حبشی لوگ عید کے دن فوجی کرتب دکھاتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو پسند فرماتے تھے۔ ایک بار عید کے دن یہ لوگ اس قسم کا کرتب دکھا رہے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت عائشہؓ کو یہ تماشہ دکھایا اور حبشیوں سے کہا کہ "ہاں بنو ارفدہ!" اس سے مراد ان کو شاباش دینا اور ان کے کام میں بہتری کی امید کرنا تھا۔ حضرت عائشہ حضورؐ کے کاندھے کے پیچھے کھڑی ہو گئیں اور یہ تماشہ دیکھتی رہیں۔ حتیٰ کہ حضرت عائشہؓ یہ کھیل تماشہ دیکھتے تھک گئیں اور خود ہی فرمایا کہ بس اس پر حضورؐ وہاں سے ہٹ گئے۔

شادی بھی خوشی کا ایک موقعہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی میں ولیمہ کرنا لازمی قرار دیا اور فرمایا چاہے تھوڑا سا گوشت ہی پکا کر کھلا دو۔ اس کے علاوہ خود حضور کا طرزِ عمل یہ بھی تھا کہ پنیر گھی اور چھوہارے بھی کھلائے ہیں۔ اسی طرح دوستوں اور عزیزوں کو اس کی شادی میں تحفہ دینے کی بھی اجازت دی۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارک بتاتا ہے کہ افراط و تفریط سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی یاد کو ذہن میں حاضر رکھتے ہوئے اسلامی طریق کے مطابق خوشی منائیں اور کسی خوشی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہوں اور اللہ کو ناراض کرنیوالے نہ ہوں۔

---

۴۴ میں اڑا دینے کا نسخہ ہاتھ آ گیا ۔۔۔ اللہ کرے ہم سب یہ نسخہ استعمال کرنے والے ہوں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستانی احمدی اور دفاعِ پاکستان کا مقدس فریضہ

معرکۂ جہاد ۱۹۶۵ء میں

ملک اختر حسین اور ملک عبدالعلی کا بے مثال کارنامۂ شجاعت

مولانا دوست محمد صاحب شاہد
ربوہ

★ "مجلسِ علماءِ پاکستان" اور رسالہ "چٹان" کا زبردست خراجِ عقیدت

★ چیف جسٹس آزاد کشمیر کا حقیقت افروز بیان

پاکستان۔ دوسری مادی دنیا کے لئے تو شاید چند شہروں، قصبوں، دریاؤں، پہاڑوں کھیتوں، یونیورسٹیوں، مسجدوں اور ملک و قوم کے ملی و قومی اداروں کا نام ہے۔ جہاں چند کروڑ انسان آباد ہیں۔ مگر ایک احمدی کے نزدیک وہ ایک موعود "پاک زمین" اور "اسلام کا قلعہ" ہے جو خدائی وعدوں اور بشارتوں کے مطابق معرضِ وجود میں آیا ہے اور جلد یا بدیر اُسے "عالمی پاکستان" کی حیثیت سے آسمانِ شہرت پر چمکنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے قیامِ پاکستان کے آغاز ہی میں پاکستانی احمدیوں پر واضح فرمایا کہ:-

"ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی۔ پہلا زمانہ گیا اور وہ زمانہ آگیا جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صادق آتی ہے من قتل دون مالہ وعرضہ فھو شھید جو شخص اپنے مال اور اپنی عزت کے بچاؤ کے لئے مارا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے ..... اگر تم اپنے ایمان کو اس دنیا سے سلامت لے جانا چاہتے ہو تو تمہیں یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ جن امور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصہ قرار دیا ہے اُن میں سے ایک جہاد بھی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص جہاد کے موقعہ پر پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنمی ہوتا ہے ... اگر قرآن نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے اور اگر احمدیت بھی سچی ہے تو لازماً اپنے ملک کی عزت کی حفاظت کے لئے اس وقت جو موقعہ پیدا ہوا ہے۔ اس میں حصہ لینا پڑے گا کیونکہ یہ تغیر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے زیادہ قربانیاں ہم کو ہندوستان میں دینی ہونگی یا افریقہ میں۔ لیکن فرض کرو افریقہ میں پیش آتی ہیں تو وہاں کے احمدی ہمارا نمونہ دیکھیں گے اگر ہم اس وقت اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو ہم ان سے کہہ سکیں گے کہ پاکستان میں ہم کو دینی جہاد کا تو موقعہ نہیں ملا لیکن ہماری دنیوی حکومت پر یا ہمارے ملک اور ہماری قوم پر جب حملہ ہوا تو ہم نے اُس کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا یہ نمونہ ہے جس سے وہ سبق سیکھیں گے اور اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے"

(تقریر بر موقعہ مشاورت مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۰ء رپورٹ صفحہ ۹ تا ۲۰)

ملک کے اس فدائی کے یہ الفاظ ہر پاکستانی احمدی کے دل و دماغ پر نقش ہیں اور تا ابد نقش رہیں گے جس کا ایک واضح عملی ثبوت ستمبر ۱۹۶۵ء کا معرکہ پاک و ہند ہے جس میں اسلام اور احمدیت کے کئی فرزندوں مثلاً میجر منیر احمد، میجر قاضی بشیر مرحوم نے ملک کا عظیم اعزاز ہلالِ جرأت دیا) کے بے مثال اور عہد آفرین کارنامۂ شجاعت پر تو اپنے ہی نہیں بیگانے بھی عش عش کر اُٹھے اور اُن کی مجاہدانہ خدمات پر زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور اسی کا مختصر تذکرہ اس مضمون میں مقصود ہے۔

مجلس علماءِ پاکستان مجلس علماءِ پاکستان کے داعی "حضرت الحاج مولانا عرفان رشدی نے "معرکہ حق و باطل ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء و غزوۃ الھند" کے نام سے ایک کتاب شائع فرمائی جس کے صفحہ ۳، ۴، ۷ پر مندرجہ ذیل دو نظمیں خاص طور پر شائع کیں۔

میجر ریگیڈیئر عبدالعلی ملک

(چونڈہ کا محاذ جنگ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء)

کر رہا تھا غازیوں کی جب کماں عبدالعلی
تھا صفوں میں مثلِ طوفانِ رواں عبدالعلی
ہند کا وہ آتشیں طوفاں مقابل اسکے وہ عزم و ثبات
ٹینک یوں گرتے تھے دشمن کے جیسے خشک پات
بس کہ میداں چھوڑ بھاگا، بھارتی بزدل عدو!
شیر سے گیدڑ کو کیا نسبت! جو ہوتا دو بدو

(صفحہ ۳)

میجر جنرل اختر ملک

(۸ ستمبر ۱۹۶۵ء)

جوش و قوت کا تھا اک سیلِ رواں اختر ملک
چھمب کا فاتح، وطن کا پاسباں اختر ملک
بھارتی یلغار سے وہ برسرِ پیکار تھا
عزم و استقلال کا گویا وہ اک شہکار تھا
غازیِ میداں، چونڈہ کو لیا جس نے بچا
ان بھگوڑے دشمنوں پہ بن کے بجلی وہ گرا
برسرِ میداں رہی زیرِ کماں بڑی سپاہ
ہر قدم ہے اس کی پامردی شجاعت کا گواہ

مدیر "چٹان" کی نظمیں (صفحہ ۷)

ملک کے ان ہر دو جیالوں کی بہادری کے متعلق آغا عبدالکریم شورش مدیر "چٹان" نے رسالہ کے ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں "الجہاد الجہاد، الجہاد" اور "بڑھے چلو" کے عنوان سے دو ولولہ انگیز نظمیں زیبِ اشاعت کیں پہلی نظم کے چند رزمیہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

ہر اک محاذِ جنگ پہ ان کو پچھاڑ دو
ہندوستان کی فوج کا حلیہ بگاڑ دو
واہگہ کی سرزمیں سے حریفوں کی ٹولیاں
اختر ملک کی زیرِ قیادت چھکاڑ دو
مولا علیؓ کی تیغ اٹھانے کا وقت ہے
سینے بتانِ لال بہادر کے پھاڑ دو
مشکل کشا ہے ذاتِ خداوند ذوالجلال
دہلی پہ چل کے پرچمِ اسلام گاڑ دو

دوسری نظم کے بعض منتخب اشعار درج ذیل ہیں:-

میدانِ کارزار پہ چھاتے ہوئے چلو
جوشِ وغا کا نقش بٹھاتے ہوئے چلو
دہلی کی سرزمیں نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو
گنگا کی وادیوں کو بتا دو کہ ہم ہیں کون
جمنا پہ ذوالفقار چلاتے ہوئے چلو
بے روک بے دریغ فضا کے لباس میں
طوفانِ برق و باد اٹھاتے ہوئے چلو
ہر ایک سومنات کی تعمیر توڑ دو
ہر ایک بُت کدے کو گراتے ہوئے چلو
اس کے سوا جہاد کے معنی ہیں اور کیا؟
اسلام کا وقار بڑھاتے ہوئے چلو

(رسالہ چٹان ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۴)

چیف جسٹس آزاد کشمیر کا حقیقت افروز بیان

آزاد کشمیر حکومت کے سابق چیف جسٹس جناب محمد یوسف صاحب صراف ایک بلند پایہ قانون دان ہونے کے علاوہ مورخِ کشمیر بھی ہیں آپ نے اپنے بعض مضامین میں فاتح چھمب جوڑیاں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی قیادت میں پاکستانی فوج کی حیرت انگیز

ہو چکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا
سونے والے اٹھ کہ وقت آیا ہے اب تدبیر کا
کاغذی جامہ کو پھینک اور آہنی زرہیں پہن
وقت اب جاتا رہا ہے شوخیٔ تحریر کا
مدتوں کھیلا کیا ہے لال و گوہر سے عدو
اب دکھا دے تو ذرا جوہر اسے شمشیر کا
ہو رہا ہے کیا جہاں میں کھول کر آنکھیں تو دیکھ
وقت آ پہنچا ہے تیرے خواب کی تعبیر کا

کلام مصلح موعود (مطبوعہ الفضل ۱۴ جولائی ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ محمد یوسف صاحب اعراف اپنے مقالہ "گوریلا جانباز مقبوضہ کشمیر میں گئے" میں لکھتے ہیں۔

"یکم ستمبر میجر جنرل اختر حسین ملک کی کمان میں ہمارے نمبر بارہ انفنٹری ڈویژن نے چھمب پر برق رفتار حملہ کیا۔ حملہ میں ٹینک آگے تھے۔ دو سو توپوں سے گولہ باری کی۔ توپ خانے کے جوانوں نے کئی گولوں پر "اللہ اکبر" لکھا اور فائر کیا تھا۔ میجر چشتی نے پدھار سے چوبیس میڈیم توپوں سے گولہ باری شروع کی ہر گولے کا وزن ایک سو پاؤنڈ تھا دشمن پر بیک وقت تیس من گولے پھٹتے تھے۔ انڈین ایئر فورس نے ایک توپ کو تباہ کیا اور تین جانوں کو شہید اور زخمی کیا۔ چھمب کو اس دن چند گھنٹوں میں فتح کر لیا گیا۔

چار پانچ گھنٹوں کے اندر اندر بھارت کی چھوٹی بڑی پوزیشنوں پر اور قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ دیوا دو بجے تک قبضے میں آ گیا۔ حملہ ۱۰۲ انفنٹری بریگیڈ اور ۱۴ آزاد کشمیر بریگیڈ نے کیا تھا۔ آزاد کشمیر کی نمبر ۱۹۔ بٹالین نے دشمن کو شکست فاش دی۔ اس بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیئر عبدالحمید خان نے اپنے جوانوں سے کہا کہ پیشقدمی جاری رکھیں۔ اسی روز سکھ رجمنٹ کے ۵۲ جوان پکڑے گئے یہ سب ایک نالے میں دبکے بیٹھے تھے پاکستان آرمی کے لیفٹیننٹ کرنل بابر ہیلی کاپٹر میں اڑ رہے تھے انہوں نے ان سکھوں کو وہاں بیٹھے دیکھا تو ہیلی کاپٹر وہاں اتار دیا اور تمام سکھوں کو جنگی قیدی بنا لیا۔ بھارت کے جنرل بی کول نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ان سکھ جوانوں کے افسر انہیں بے یار و مددگار چھوڑ کر گاڑیوں میں بھاگ گئے تھے

(ماہنامہ حکایت ستمبر ۱۹۷۹ء بحوالہ "لاہور" ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء)

حضرت مصلح موعود کا پاکستانی احمدی نوجوانوں سے خطاب

اور آخر میں میں حضرت مصلح موعود کا ایک نہایت اہم فرمان ہدیہ قارئین کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے ۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء کو پاکستانی نونہالوں اور بالخصوص احمدی نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علوِ حوصلہ سے قدم مارو، قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزلِ اوّل بھی ہوتی ہے، منزلِ دوم بھی ہوتی ہے منزلِ سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری منزل وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم کرنا نہیں جانتے۔ وہ اپنے رختِ سفر کو کندھے سے اُتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں جو کسی خدمت کی صحیح داد دے سکتا ہے۔

پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو! ملک کی امیدوں کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں"

(خطبۂ صدارت تعلیم الاسلام کالج لاہور مرموقہ تقسیم اسناد "الفضل" ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

سیدنا حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

دل میں یہ عہد کیا کہ اب جا کر بیوی سے معافی مانگوں گا

اصحاب احمد سیدنا حضرت اقدس کے ارشادات سنتے ہی مجسم تعمیل ہو جاتے

چوہدری نذر محمد صاحب متوطن اوجھہ ضلع سرگودھا کے سلسلہ احمدیہ سے منسلک ہونے سے قبل اصل حالات اچھے نہ تھے۔ اور اپنی اہلیہ کا بالکل خیال نہ رکھتے تھے۔ سیدنا حضرت اقدس کے دعویٰ کی خبر سنی تو فوراً قبول حق کی توفیق پائی۔ اور اس کے ساتھ ہی سیدنا حضرت اقدس..... کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ قادیان دارالامان گئے۔ مگر وہاں پہنچنے پر علم ہوا کہ حضور کسی مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب گورداسپور آئے۔ اور حضور اقدس کی زیارت اور ملاقات کا موقعہ ملا۔ حضور بالکل اکیلے تھے اور چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کو دبانا شروع کر دیا۔ اور دعا کی درخواست کی۔ اتنے میں کوئی اور دوست حضور کی ملاقات کے لیے آئے جنہوں نے حضور کے سامنے ذکر کیا کہ اس کے سسرال نے اپنی لڑکی کو بڑی مشکلوں سے اس کے پاس بھیجا ہے اب اس نے ارادہ کیا ہے کہ وہ انکی لڑکی کو ان کے پاس نہ بھیجے گا۔ جونہی حضور نے اس کی یہ بات سُنی حضور کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اور حضور نے غصہ سے اسکو فرمایا کہ فی الفور یہاں سے دور ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بھی عذاب آ جاوے چنانچہ وہ صاحب اٹھ کر چلے گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے اور عرض کی کہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اس لیے معاف فرمایا جائے۔ اس پر حضور نے انہیں بیٹھنے کی اجازت دے دی۔

چوہدری نذر محمد صاحب مرحوم کہتے تھے کہ جب یہ واقعہ میں نے دیکھا تو وہ دل میں سخت نادم ہوا کہ اتنی سی بات پر حضور نے اتنے غصے کا اظہار فرمایا ہے اور میری اپنی یہ حالت ہے کہ میں اپنی بیوی کو پوچھتا تک نہیں اور اپنے سسرال کی پرواہ نہیں کرتا۔ یہ کتنا بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ چوہدری صاحب موصوف نے وہیں بیٹھے بیٹھے توبہ کی اور دل میں یہ عہد کیا کہ اب جا کر اپنی بیوی سے معافی مانگونگا۔ اور آئندہ بھی اس سے بدسلوکی نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ فرماتے تھے کہ جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے اپنی بیوی کے لیے تحائف خریدے اور گھر پہنچ کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس کے آگے تحائف رکھ کر گزشتہ بدسلوکی کی ان سے معافی مانگی۔ اس اچانک اور سراسر غیر متوقع تبدیلی پر وہ حیران رہ گئی کہ ایسی تبدیلی ان میں کس طرح پیدا ہو گئی ہے جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ سیدنا حضرت اقدس کے طفیل ہے تو وہ حضور کو بے حد و بے شمار دعائیں دینے لگیں کہ حضور نے اس کی تلخ زندگی کو راحت بھری زندگی سے بدل دیا ہے۔

واقعی سیدنا حضرت اقدس..... نے آ کر ایک انقلابِ عظیم بپا کیا ہے اور سعید روحوں کی اتنے عمدہ رنگ میں تربیت فرمائی ہے کہ ان کے دلوں کی زمین اس قدر زرخیز ہو گئی ہے کہ وہ نیکی کی ہر بات ایک لمحہ ضائع کئے بغیر فوراً قبول کر لیتی ہے۔

(یہ واقعہ رجسٹرڈ روایات صحابہ ؓ کے صفحہ نمبر ۶، ۷ سے لیا گیا۔)

تعلیم القرآن کلاس کے بارہ میں تاثرات پر مشتمل خطوط جلد بھجوائیں

دس بہترین خطوں پر نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) انعام دیگی

وہ تمام طلبہ اور طالبات جنہوں نے اس دفعہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں شرکت کی تھی ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ کے نام اپنے اپنے تاثرات اور آئندہ کے لیے تجاویز بھجوائیں۔ اس طرح کے تمام خطوط میں سے دس ایسے خطوط منتخب کئے جائیں گے جو سب سے زیادہ مؤثر اور معیاری سمجھے جائیں گے۔ نظارت ہذا ایسے خطوط لکھنے والے طلبہ اور طالبات کو خاص انعامات دیگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے اسماء دعا کے لیے بھجوائے جائیں گے اور ان کی اشاعت کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

خواتین "خلافتِ حقہ اسلامیہ" کا مطالعہ کریں

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں نظارت اصلاح وارشاد نے ماہ ستمبر میں مطالعہ کے لئے حضرت مصلح موعود کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء بعنوان "خلافت حقہ اسلامیہ" تجویز کی ہے اس کتاب کا امتحان بھی لیا جائے گا جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ ہر پڑھی لکھی خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو ماہ ستمبر میں پڑھے۔ یہ چھوٹا سا کتابچہ ہے جو نظارت اشاعت لٹریچر سے پچاس پیسے میں مل سکتا ہے۔ تمام لجنات یہ کتاب مرکز سے فوری طور پر منگوا کر ممبرات کو مہیا کریں اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اجلاسوں میں بھی پڑھ کر سنائی اور سمجھائی جائے تا ناخواندہ مستورات بھی سمجھ جائیں اور پھر رپورٹ کریں کہ ہماری لجنہ کی اتنی ممبرات نے یہ کتاب پڑھ لی ہے کوشش کریں کہ ماہ ستمبر کے آخر تک ہر ممبر کتاب پڑھ لے یا سُن لے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقارِ عمل ہے وقارِ جماعت

قائدینِ کرام ۲۴ ستمبر کو مثالی وقارِ عمل منانا نہ بھولیں!

مہتمم وقارِ عمل
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مائی جمیّا کی خاطر غیرتِ اسلامی کا اظہار

تھرپارکر کی ریاست میں ایک عورت تھی جس کے سارے بیٹے آریہ ہوگئے تھے مگر وہ اسلام پر قائم رہی۔ مائی جمیّا اس کا نام تھا جب فصل کٹنے کا وقت آیا تو چونکہ سب گاؤں جو بڑا بھاری تھا آریہ ہوچکا تھا اور وہ عورت اکیلی اسلام پر قائم تھی اس لیے کوئی شخص اس کی کھیتی کاٹنے کے لیے تیار نہیں تھا انہوں نے اسے طعنہ دیا اور کہا مائی! تیری کھیتی تو اب مولوی ہی کاٹیں گے۔ احمدیوں کو دیہات میں مولوی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن اور حدیث کی باتیں کرتے ہیں جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے کہا کہ اب اسلام کی عزت تقاضا کرتی ہے کہ مولوی ہی اس کی کھیتی کاٹیں چنانچہ جتنے گریجوایٹ، بیرسٹر، وکیل اور ڈاکٹر وہاں تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ سب کے سب جمع ہوں اور اس عورت کی کھیتی اپنے ہاتھ سے جاکر کاٹیں۔ چنانچہ درجن یا دو درجن کے قریب آدمی جمع ہوئے جن میں وکلاء بھی تھے، ڈاکٹر بھی۔ گریجوایٹس بھی تھے اور علماء بھی تھے اور انہوں نے کھیتی کاٹنی شروع کردی۔ لوگ ان کو دیکھنے کے لیے جمع ہوگئے اور تمام علاقہ میں ایک شور مچ گیا کہ یہ ڈاکٹر صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں، یہ جج صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ یہ وکیل صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ کام چونکہ کبھی نہیں کیا تھا اس لیے ان کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا مگر وہ اس وقت تک نہیں ہٹے جب تک اس کی تمام کھیتی انہوں نے کاٹ نہ لی یوپی کے اضلاع میں یہ بات خوب پھیلی اور کئی رئیس مجھے متواتر دلی میں ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم تو اس دن سے احمدیت کی قدر کرتے ہیں جب ہم نے یہ نظارہ دیکھا تھا کہ ایک مسلمان عورت کے لیے آپ کی جماعت نے یہ غیرت دکھائی کہ جب لوگوں نے اسے کہا کہ اب مولوی ہی آکر تیری کھیتی کاٹیں گے تو آپ نے کہا کہ اب دکھاوے کا مولوی نہیں سچ مچ کا مولوی جائیگا اور اس کی کھیتی کاٹے گا۔

تو ہمیشہ ہی ہم مسلمانوں کی خدمت کرتے رہے ہیں مگر ہمیشہ ہم ان خدمات کو چھپاتے رہے ہیں کہ ان خدمات کے اظہار سے کیا فائدہ؟ ہم نے جو کچھ کیا ہے خدا کے لیے کیا ہے انسانوں کے لیے نہیں کیا۔"

(مشعل راہ صفحہ ۷۸۲، ۷۸۳)

(مرسلہ:۔ فوزیہ تسنیم شمس۔ دارالبرکات وسطی۔ ربوہ)

غانا (مغربی افریقہ) میں عیسائیت سے بیزاری کا اظہار

مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج ـــ غانا

اسلام کا غلبہ خدا کی تقدیر ہے اس تقدیر کے آثار اب خود ظاہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لوگ دوبارہ عیسائیت سے بیزار ہونے لگے ہیں اس کا اندازہ مقامی اخبارات میں شائع ہونے والے مختلف مضامین سے بھی ہوتا ہے چنانچہ ؎

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

وہاں کے ایک اخبار کرسچن میسنجر کا اس بارہ میں نہایت قیمتی اقتباس بھجوایا گیا۔ اخبار مذکور بہ (The Christian Messenger) کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔ یہ بات قابل تردید ہے کہ افریقی ممالک پر انگریزوں نے جب سیاسی طور پر قبضہ کیا۔ تو عیسائی پادریوں کی مدد سے ہی کیا تھا۔ افریقی ممالک کو جب آزادی ملی تو اس آزادی کے بعد بھی چونکہ ان اقوام کے اکثر باشندے عیسائی ہو چکے ہوئے تھے۔ اس لئے ذہنی طور پر آزاد نہیں ہوئے۔ بلکہ ذہنی عقائد۔ ذہنی شراب پینے کی عادتیں اور ناچ اور کلبوں میں وقت ضائع کرنے کی عادتیں اور جوا کھیلنے کی عادتیں جو انگریزوں سے سیکھی تھیں وہی عادتیں قائم رہیں بلکہ یہ عادتیں عیسائی ہونے کی علامت سمجھی گئیں۔

ان عادتوں کے نتیجہ میں یہ ممالک اقتصادی لحاظ سے اور اخلاقی لحاظ سے بھی آزادی کے باوجود پستی کی طرف گرتے چلے گئے اس حقیقت کے پیش نظر جب ایک محبِّ وطن ٹھنڈے دل سے سوچنا شروع کرتا ہے تو یہ سوال کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ملک کو عیسائیت سے کیا فائدہ پہنچا ہے اس سوال سے طبعاً یہ محبِّ وطن اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ کچھ نہیں۔"

یہ امر بھی بہت دلچسپ ہے کہ گھانا کی موجودہ انقلابی حکومت کا ایک اہم رکن کیتھولک چرچ کا پادری ہے اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ یہ شخص جو پادری ہے اپنی تقریباً ساری تقریروں میں عیسائیت کے خلاف بولتا ہے۔

کرسچن میسنجر میں اس پادری کا انٹرویو شائع ہوا ہے اسی انٹرویو میں جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے چرچ کی (یعنی پوپ کی) اجازت سے حکومت کے رکن بنے ہیں؟ تو جواباً کہنے لگے کہ میں ان سے کیوں اجازت لوں کیا وہ خود سیاست نہیں کھیلتا؟

اس سے پتہ چلتا ہے کہ عیسائی مذہب خود عیسائیوں کی نظروں میں کہاں تک گرا ہے جب لوگ ایک مذہب کے خلاف ہونے لگ جائیں تو خدشہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں حد سے بڑھتے ہوئے مذہب یعنی سارے مذاہب کے خلاف ہی نہ ہو جائیں؟

گھانین ٹائمز میں جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ ملک میں کوئی اور پادری نہ آئے۔

ایک طرف گھانا میں عیسائیت سے بیزاری کا یہ عالم دوسری جانب اہلِ گھانا کی اسلام کی طرف رغبت اور اس کی خاطر قربانی کے مظاہر دیکھیں تو دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب یہ ممالک اسلام کے نور سے منور ہوں گے انشاء اللہ

اے اللہ وہ دن جلد آئے۔

آمین یا رب العالمین

پوربی رایا کی کاشت

ملک میں خوردنی تیل کی کمی کو دور کرنے کے لیے روغنی اجناس کی کاشت کیطرف زمیندار احباب کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ملکی ضروریات میں خود کفیل ہوا جائے۔ اور درآمدات پر انحصار کم سے کم کیا جاسکے۔ توریے کی کاشت کے بعض نقائص کو مدِّنظر رکھتے ہوئے۔ آئل سیڈز ریسرچ انسٹی چیوٹ فیصل آباد نے پوربی رایا کی ایک نئی قسم تیار کی ہے جو بہتر نتائج کی حامل ہے۔ توریا کی نسبت اس کی پیداوار ڈیڑھ سے دوگنا زیادہ ہوتی ہے، ہمارے بعض احباب نے گزشتہ سالوں میں اسکی پیداوار بیس سے پچیس من فی ایکڑ حاصل کی ہے۔ لہٰذا زمیندار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کو کاشت کرکے فائدہ حاصل کریں۔ اس کی کاشت کے متعلق چند باتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ زمین اور آب و ہوا۔

بھاری میرا زمین موزوں ہے۔ سیالکوٹ کے بارانی علاقہ میں بھی کامیابی کے ساتھ کاشت کی جاسکتی ہے۔

۲۔ تیاری زمین

دو تین ہل اور سہاگہ دیکر اچھی طرح تیار کریں احتیاط رکھیں کہ وتر خشک نہ ہونے پائے۔

۳۔ کھاد

زمین کی زرخیزی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ایک بوری ڈی۔ اے۔ پی۔ بوقت کاشت استعمال کرتے ہیں۔ یہ دکیل صاحب ہیں جو کھیتی کاٹ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ کام چونکہ کبھی نہیں کیا تھا اس لیے ان کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا مگر وہ اس وقت تک نہیں ہٹے جب تک اس کی تمام کھیتی انہوں نے کاٹ نہ لی یوپی کے اضلاع میں یہ بات خوب پھیلی اور کئی رئیس مجھے متواتر دلی میں ملے اور انہوں نے کہا کہ ہم تو اس دن سے احمدیت کی قدر کرتے ہیں جب ہم نے یہ نظارہ دیکھا تھا کہ ایک مسلمان عورت کے لیے آپ کی جماعت نے یہ غیرت دکھائی کہ جب لوگوں نے اسے کہا کہ اب مولوی ہی آکر تیری کھیتی کاٹیں گے تو آپ نے کہا کہ اب دکھاوے کا مولوی نہیں سچ مچ کا مولوی جائیگا اور اس کی کھیتی کاٹے گا۔

تو ہمیشہ ہی ہم مسلمانوں کی خدمت کرتے رہے ہیں مگر ہمیشہ ہم ان خدمات کو چھپاتے رہے ہیں کہ ان خدمات کے اظہار سے کیا فائدہ؟ ہم نے جو کچھ کیا ہے خدا کے لیے کیا ہے انسانوں کے لیے نہیں کیا۔"

(مشعل راہ صفحہ ۷۸۲، ۷۸۳)

(مرسلہ:۔ فوزیہ تسنیم شمس۔ دارالبرکات وسطی۔ ربوہ)

۴۔ وقت کاشت

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ ماہ ستمبر کا پہلا پندھوارہ نہایت موزوں ہے۔

۵۔ شرح بیج و طریقہ کاشت

دو کیلوگرام بیج فی ایکڑ۔ وتر زمین میں بذریعہ ڈرل کاشت کریں۔ لائنوں کا فاصلہ ۱½ فٹ ہونا چاہیئے

۶۔ آبپاشی

فصل کی کامیاب کاشت کے لیے دو یا تین پانی کی ضرورت ہے۔ پہلا پانی کاشت سے تقریباً دو ہفتہ بعد اور دوسرا پانی اس کے ایک ماہ بعد تیسرا پانی پھلیاں مکمل ہونے پر دیا جائے۔

۷۔ بیماریوں اور کیڑوں وغیرہ سے تحفظ

کے لیے مقامی محکمہ زراعت یا نظارت زراعت سے رابطہ قائم کریں۔ اور احتیاط سے مناسب دوائی استعمال کی جائے۔

پوربی رایا کا بیج ایگریکلچرل سپلائی کارپوریشن سے حاصل کیا جائے۔ یا آئل سیڈز ریسرچ انسٹی چیوٹ فیصل آباد سے رجوع فرماویں۔

مزید معلومات کے لیے نظارت زراعت سے رابطہ قائم فرماویں۔ اللہ تبارک تعالیٰ احباب کی سعی و کوشش میں برکت ڈالے آمین۔

عہدیداران جماعت سے ایک ضروری گزارش

بعض اوقات عہدیدارانِ جماعت کی طرف سے وصول شدہ رقم چندہ جات انسپکڑانِ تحریک جدید کو نقد دیدی جاتی ہے کہ وہ مرکز میں اسے داخل خزانہ کرادیں۔ اس طرح دورانِ سفر رقم کے ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر وقت بچانے یا کفایت کے پیشِ نظر انسپکڑان کے ذریعہ رقم بھجوانا ضروری ہو تو چیک یا ڈرافٹ بنوا کر رقم بھجوائی جائے۔ انسپکڑان کو نقد رقم لینے کی ممانعت ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد اسپین کے افتتاح کی خوشی میں

ناصرات اور لجنہ کی کھیلیں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا شعبہ صحتِ جسمانی کے زیرِ انتظام مسجد سپین کے افتتاح کی تقریب کی خوشی میں ۱۰۔۱۱ ستمبر ۱۹۸۲ء کو کھیلیں منعقد کرا رہا ہے جس میں ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات حصہ لیں گی۔ جو بچیاں اس میں حصہ لینا چاہتی ہیں وہ خاکسار سیکرٹری شعبہ صحتِ جسمانی کو اپنے نام لکھوا دیں۔

ٹیبل ٹینس۔ والی بال اور نیٹ بال کے میچز بھی کروائے جائیں گے مندرجہ ذیل کھیل فی الحال تجویز کئے گئے ہیں۔

۱:۔ ناصرات چھوٹا گروپ :۔ خرگوش دوڑ، سیدھی دوڑ، تین ٹانگوں کی دوڑ۔

۲:۔ ناصرات بڑا گروپ :۔ پی ٹی۔ ریلے ریس۔ سائیکل ریس۔

۳:۔ لجنہ میں شامل بچیاں :۔ چائی دوڑ، مشکل الٹی دوڑ، اس کے علاوہ میوزیکل چیئرز اور پیغام رسانی کا مقابلہ بھی ممبرات لجنہ کا ہوگا۔

(امۃ المنان قمر۔ سیکرٹری شعبہ صحتِ جسمانی)

درخواستِ دعا

مندرجہ ذیل درخواست ہائے دعا موصول ہوئی ہیں۔

۱:۔ محمد ابراہیم صاحب جالندھری چند روز سے اسہال کی وجہ سے بیمار ہیں۔

۲:۔ شفقت سعید صاحبہ بنت شیخ سعید احمد صاحب شیخوپورہ بعض مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں۔

۳:۔ میری بیٹی شاہدہ گھریلو الجھنوں میں ہے میری بیٹی زاہدہ بیمار ہے میری بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔

(صوبیدار عبدالرزاق خان درد۔ کراچی)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے شفاء عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

میرے عزیز بھائی شیخ عبداللطیف صاحب آف مظفر آباد (آزاد کشمیر) کی جواں سال بیٹی خالدہ کچھ دن بیمار رہنے کے بعد ۱۲ اگست ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی۔ بچی کی وفات کا بہت صدمہ ہے درخواست ہے کہ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (صوبیدار عبدالرزاق خان درد۔ کراچی۔ ۲)

ضلع فیصل آباد کے

اطفال کی تربیتی کلاسز

ماہِ اگست میں مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کے زیرِ اہتمام فیصل آباد کے مختلف حلقوں میں تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ ان کی کلاسز کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔ — بشیر احمد تنویر ناظم اطفال ضلع فیصل آباد

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کے زیرِ اہتمام مجالس دارالذکر، دارالفضل اور چک نمبر ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا کے اطفال کی تربیتی کلاس مورخہ ۱۳ اگست ۸۲ء کو مسجد فضل فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ پہلا اجلاس محترم شیخ سلیم احمد صاحب قائد ضلع فیصل آباد کی زیرِ صدارت دس بجے صبح شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز عزیزم داؤد احمد کی تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا خاکسار بشیر حسین تنویر ناظم اطفال نے وعدۂ اطفال دہرایا۔ بعد ازاں اطفال بھائیوں کے مابین تلاوت نظم، اذان اور تقاریر کے مقابلہ جات کرائے گئے۔ پہلے اجلاس کے بعد اطفال کی تواضع بسکٹوں کے ساتھ کی گئی۔ اور کچھ تفریح کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی شروع ہوئی جس کی صدارت بھی قائد صاحب ضلع نے کی۔ اس میں محترم سلطان احمد مبشر صاحب سیکرٹری عمومی مرکزیہ اور محترم عبدالرشید انور صاحب سیکرٹری اشاعت مرکزیہ بطور مرکزی نمائندہ شریک ہوئے۔ اجلاس دوم میں تلاوت عزیزم عبدالقیوم صاحب اور نظم عزیزم ظفر بشیر صاحب نے پڑھی۔ قائد صاحب ضلع نے عہد دوہرایا۔ اور پھر عام دینی معلومات کا مقابلہ اطفال شروع ہوا۔ اس کے لیے اطفال کو دو معیاروں میں تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد ان مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں محترم سلطان احمد صاحب مبشر نے انعامات تقسیم کئے۔

اس کے بعد محترم عبدالرشید انور صاحب نے اپنی تقریر میں خلافت سے وابستگی، اطاعت اور خدمت خلق کے بارے میں تفصیلی بحث کی۔ انہوں نے اطفال کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطوط لکھتے رہنے کی تلقین فرمائی اور تعلیمی منصوبہ پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ رسالہ تشحیذ الاذہان کے مطالعہ کی طرف زیادہ توجہ دلائی۔

اس تقریر کے بعد محترم سلطان احمد صاحب مبشر نے ان تمام اطفال کا تعلیمی اور دینی معلومات کا جائزہ لیا۔ اور علم حاصل کرنے کی تلقین کی۔ نیز مرکزی تحریکات پر عمل کرنے اور خادم دین بننے کی نصیحت کی۔ اور مرکزی سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ حاضری کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں محترم قائد صاحب ضلع فیصل آباد نے اختتامی تقریر کی بعد ازاں اطفال نے اپنا عہد دوہرایا جس کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد بیرونی مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

اس اجلاس میں حلقہ دارالذکر سے ۶۲ اطفال ۱۲ خدام، ۶ انصار، حلقہ دارالفضل ۲۴ اطفال ۱۰ خدام، اور ۶ انصار اور چک نمبر ۲۱۹ کے ۱۲ اطفال اور ایک خادم نے شرکت کی۔

(بشیر حسین تنویر ناظم اطفال ضلع فیصل آباد)

(۲) چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں تربیتی کلاس کا آغاز ۱۰ اگست کو گیارہ بجے صبح ہوا۔ اس میں مجلس عاملہ مرکزیہ میں سے محترم عبدالرشید صاحب انور اور مکرم مشہود احمد صاحب ظفر نے بطور مرکزی نمائندگان شرکت کی۔

اجلاس اوّل سے قبل مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ جڑانوالہ نے تربیتی اجتماعات کی غرض و غایت بیان فرمائی اور اطفال کو مکمل سکون اور پوری توجہ سے تقاریر سننے کی تلقین کی۔

اس اجلاس کی صدارت محترم مربی صاحب موصوف نے کی۔ اجلاس کا آغاز عزیزم نصیر احمد صاحب نے تلاوت قرآنِ پاک سے کیا پھر عزیزم نسیم احمد ۵۶۵ گ ب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدہٗ تلاوت، نظم، تقریر، اور اذان کے مقابلے ہوئے ایک بجے اجلاس برائے طعام و نماز ظہر و عصر کے لیے وقف ہوا۔ مجلس ۵۵۹ گ ب سے اس اجلاس میں مجموعی حاضری ۳۰ اطفال ۵ خدام اور ۲۱ انصار رہی۔ الحمد للہ

اجلاسِ دوم پونے تین بجے محترم صدر جماعت ۵۶۳ گ ب شرقی کی زیرِ صدارت تلاوت سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں خدام اطفال کی دینی معلومات کا جائزہ لیا گیا۔ اور مختلف سوالات کیے گئے۔ بعد ازاں حاضرین کے سوالات کے جوابات محترم مربی صاحب اور محترم عبدالرشید صاحب انور نے دیئے۔ مجلس سوال و جواب کے بعد مکرم مشہود احمد صاحب ظفر نے اطفال الاحمدیہ کی تعلیم و تربیت اور صحت کے بارے میں تقریر فرمائی۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھتے رہنے اور تعلیمی منصوبے پر عمل پیرا رہنے کی تلقین کی۔ کھیلوں کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر محترم عبدالرشید صاحب انور نے اپنی تقریر میں وقارِ عمل، خدمتِ خلق، اشاعت اور متفرق امور کی طرف توجہ دلائی اور والدین کو اپنے بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کرنے پر زور دیا مرکزی تحریکات پر عمل کروانے کی درخواست کی۔ بعد ازاں خاکسار نے قیادتِ ضلع فیصل آباد کی طرف سے ضلعی اجتماع، سالانہ مرکزی اجتماع، مقابلہ جات علمی و جسمانی، ادائیگی چندہ جات کے بارے میں چند گزارشات پیش کیں۔ اس کے بعد محترم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ جڑانوالہ نے نماز باجماعت کے متعلق قرآن اور احادیث کے حوالہ جات دے کر احباب کو مساجد کی رونق بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

اور آخر میں صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں خلافت کی برکت اور اطاعت کی عظمت بیان کی اور اس کے بعد دعا کے ساتھ چار بجے یہ تربیتی اجتماعی اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ۔

۳۔ حلقہ سرشمیر روڈ کی تربیتی کلاس مسجد احمدیہ سرشمیر روڈ میں صبح ۱۱ بجے شروع ہوئی اس میں مرکز سے محترم وسیم احمد صاحب شمس اور محترم مبشر احمد صاحب طاہر نے شرکت۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اس میں تلاوت اور نظم کے مقابلے کروائے گئے۔ اور آخر میں صدر اجلاس محترم وسیم احمد صاحب شمس کی تقریر پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

طعام اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت خاکسار نے کی۔ اس میں خاکسار نے مرکزی اجتماع میں حاضری، علمی و صحت جسمانی کے مقابلہ جات کی تیاری، ضلعی اجتماع میں شرکت۔ اور ہفتہ اصلاح و ارشاد کے علاوہ چندہ جات کی ادائیگی کے متعلق تحریکات کیں۔ بعد ازاں مکرم وسیم احمد صاحب شمس نے اپنی تقریر میں والدین کو اپنے بچوں کی تربیت کرنے، دین کی خدمت میں مشغول رکھنے اور گندے ماحول سے بچانے کا مشورہ دیا۔

بعد ازاں مکرم مولوی احمد خاں صاحب منگلا معلم وقفِ جدید نے تربیت اولاد کے بارے میں حضرت المصلح الموعود کے چند اقتباسات سنائے:۔

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر نے تجنید، بجٹ اور چندہ وقفِ جدید کا جائزہ لیا اور پھر تمام حاضرین کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطاب بر موقع بیعتِ عام اور خطبہ جمعہ کے کیسٹ سنوائے اس میں اطفال ۶۰، خدام ۵۳، انصار ۸۰ لجنات ۷۵ شامل ہوئیں چار بجے شام پروگرام ختم ہوا۔

ہفتہ تجنید و اصلاح و ارشاد کی رپورٹس

گذشتہ دنوں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ہفتہ تجنید و ہفتہ اصلاح و ارشاد منائے گئے اس دوران مجالس خدام الاحمدیہ نے جو کام کیا ہے اس کی رپورٹس جلد از جلد مرکز کو بھجوائیں اور تجنید کی جو فہرستیں مکمل ہوئی ہیں وہ بھی فوراً مرکز میں پہنچا دیں۔ شکریہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر اُمید واحد جائے پناہ

دواخانہ حکیم نظام جان

زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ!

فون: ۷۳۹۹۷

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

حکیم انوار احمد جان
جانشین و فرزند حکیم نظام جان جو کہ حضرت والد صاحب کی جسے تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

"ہر مرض کی دوا ہے"

اس ارشادِ نبوی کی روشنی میں ربع صدی کی میڈیکل ریسرچ کے نتائج کا نچوڑ۔ رسالہ کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔ سلور جوبلی کی خوشی میں میڈیکل لائن اور تعلیمیافتہ طبقہ کی خدمت میں بلا قیمت پیش ہے۔ پرانی امراض (CHRONIC DISEASES) کی پونے دو سو کیورز CURES (15/-) فی کیور مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ ان میں سر۔ دماغ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دانتوں۔ گلے۔ سینہ۔ دل۔ گردوں اور دیگر اعضاء کی مخصوص کیورز کے علاوہ نظامِ ہضم کی مندرجہ ذیل کیورز بھی شامل ہیں:۔ DIGESTIVE SYSTEM CURES

Retching Cure	متلی کی کیور۔ ریچنگ کیور	Aneamia Cure	کمی خون کی کیور۔ انیمیا کیور
Stomach Ulcer C.	معدہ کے آنسر کی کیور۔ سٹامک آنسر کیور	Appendix Cure	اپنڈے سائٹس کی کیور۔ اپنڈیکس کیور
Vomiting Cure	قے کی کیور۔ وامیٹنگ کیور	Colic Cure	پیٹ درد۔ گردہ وغیرہ کی کیور۔ کالک کیور
Worms Cure	پیٹ کے کیڑوں کی کیور۔ ورمز کیور	Constipation Cure	پرانی قبض کی کیور۔ کانسٹی پیشن کیور
PILES Cure	بواسیر خونی و بادی کی کیور۔ پائلز کیور	Diarrhea Cure	پرانے اسہال کی کیور۔ ڈائریا کیور
Hemorrhoids Cure	سخت مسوں کی کیور۔ ہیمورائیڈز کیور	Dysentery Cure	پرانی پیچش کی کیور۔ ڈائی سینٹری کیور
Hemorrhage C.	بکثرت بواسیری خون کی کیور۔ ہیمرج کیور	ENLARGED ABDOMEN C.	بڑے پیٹ کی کیور۔ انلارجڈ ابڈومن کیور
Fissure Cure	چیر اور کٹاؤ کی کیور۔ فشر کیور	Flatulence Cure	پیٹ کی گیس کی کیور۔ فلیچولینس کیور
Fistula Cure	ناسور۔ بھگندر کی کیور۔ فسٹولہ کیور	Heart Burn C	معدہ و سینہ کی جلن کی کیور۔ ہارٹ برن کیور
Prolapsus Cure	کانچ نکلنے کی کیور۔ پرولیپس کیور	Hic Cough Cure	ہچکی کی کیور۔ ہک کف کیور
Anus Itch Cure	مقامی خارش کی کیور۔ اینس اِچ کیور	Indigestion Cure	بدہضمی کی کیور۔ ان ڈائی جیشن کیور
		Jaundice Cure	یرقان کی کیور۔ جانڈس کیور

وضاحت:۔ متعدد تکالیف کی کیورز اکٹھی استعمال ہو سکتی ہیں۔

نوٹ:۔ تمام کیوریٹو میڈیسنز خصوصاً کیورز CURES کی بڑھتی ہوئی مانگ پوری کرنے سے ہمارا موجودہ سیلز سٹاف قاصر ہے اس لئے ڈاکٹرز، پریکٹیشنرز، ہومیوپیتھس، حکماء اور میڈیکل سٹورز براہِ راست ہیڈ آفس کو آرڈر دے سکتے ہیں۔ پیکنگ اور پارسل وغیرہ کے اخراجات کمپنی خود ادا کریگی۔ حتیٰ کہ آرڈر پر ٹکٹ کی بھی ضرورت نہیں۔ بہتر کمیشن، فراخدلانہ بونس، فری لٹریچر اور بڑی لاگوں پر دیگر مراعات کیلئے آج ہی رابطہ قائم کیجئے۔ مختلف شہروں اور علاقوں سے مزید سیلز آفیسرز اور سیلز ایجنٹس کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

ضمانتِ معیار:۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کا نشان فون ۶۰۶

ارضِ طارق پر سات سو سال کے بعد

پہلی مسجد بشارت (سپین)

کے افتتاح کی بابرکت تقریب پر ہم دنیائے اسلام و احمدیت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب

المحمود برٹش ایئرویز

انفرمیشن آفس

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون نمبر ۴۹۳

مسجد بشارت سپین

کے بابرکت افتتاح کے موقعہ پر

"عالمِ اسلام" کو

فون گھر ۴۳۶ — مبارکباد — فون دفتر ۵۳۵

پیش کرتے ہیں

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

ہیڈ آفس:۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور (گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فیکٹری:۔

گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن

رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں

فون:۔ دفتر ۶۸۱۲۶ گھر ۶۲۹۳۰ فیکٹری ۷۱۰۳۵۳

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

مسجد احمدیہ بشارت سپین کے افتتاحی جشن کے موقعہ پر

ہم مسجد کی خوبصورت تصاویر والی خوبصورت جھنڈیاں

آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

احباب اپنے آرڈر جلد از جلد بک کروا دیں۔

فون نمبر ۴۹۳

المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ

بقیہ صفحہ اول سے آگے : اخبارات

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی عمر ۵۳ سال ہے انہیں دو ماہ قبل خلیفہ چنا گیا۔ یہ وہ عہدہ ہے جس پر وہ اپنی وفات تک فائز رہیں گے۔ یہ احمدیہ جماعت کے بانی کے پوتے ہیں۔ جو ایک کروڑ مسلمانوں کے سربراہ منتخب ہونے کے بعد پہلے بڑے سفر پر نکلے ہیں۔

یہ اوسلو اور گوٹن برگ کی مساجد کا معائنہ کر کے آئے ہیں اور اب یورپ میں جنوب کی جانب مساجد کا دورہ کریں گے ان کا یہ دورہ اٹلی کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے اور سپین کی مسجد کا افتتاح کرنے کے بعد ختم ہو جائے گا۔

خلیفہ صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ اور چھوٹی بچیوں کے ہمراہ کوپن ہیگن میں ہیں۔ جہاں پہلے ۱۹۷۸ء میں ایک مبلغ کی حیثیت سے آئے تھے۔ اس وقت ان کے ہمراہ دو بڑی لڑکیاں تھیں جن کی اب شادیاں ہو گئی ہیں۔ یہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ پاکستان کے شہر ربوہ میں رہتے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ اور ہندوستان اور پاکستان کی ۱۹۴۷ء میں تقسیم کے وقت ایک صحرا میں تعمیر ہوا تھا۔

خلیفہ بننا ایک بہت بڑا بوجھ ہے اور بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ کام مشکل اس لیے ہے کہ میں براہ راست خدا تعالیٰ کو جواب دہ ہوں ہمارا کام صرف یہ نہیں ہے کہ ہمارے اپنے آدمی اسلام پر قائم رہیں۔ بلکہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ہر ایک کو اس میں داخل کریں تاکہ وہ تباہی سے بچ جائیں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ اسلام تمام لوگوں کو متحد رہنے کا آخری موقع بہم پہنچاتا ہے۔ خلیفہ صاحب بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں کوئی مسلمان ایسا نہیں جو تعلیم یافتہ نہ ہو اور یہ کہ تعلیم کا معیار بہت بلند ہے۔ اور خواتین میں یہ معیار کم نہیں ہے۔

میری بیوی کالج میں داخل ہوئی تھی پھر ہماری شادی ہو گئی اور انہوں نے گھر کو سنبھالتے اور بچوں کی تربیت کرنے کی کافی ذمہ داریاں سنبھالی ہوئی ہیں جب سے میں خلیفہ بنا ہوں ان کی کام میں مصروفیت بڑھ گئی ہیں۔

خلیفہ صاحب نے بتلایا کہ ہمارے پاکستان کے مرکز میں تقریباً ایک ہزار کارکن کام کرتے ہیں۔

خلیفہ صاحب ۴ بجے صبح اٹھتے ہیں۔ پہلی نماز ۴½ بجے پڑھتے ہی پھر دو گھنٹے سونے کے بعد ۶ بجے اٹھتے ہیں انہیں ۷۰۰ خطوط روزانہ وصول ہوتے ہیں۔ ان سب کو پڑھا جاتا ہے اور ان کے جواب لکھے جاتے ہیں کام کرنے کے اوقات آدھی رات تک چلتے ہیں اور انہیں ہفتہ میں سات دن کام کرنا پڑتا ہے ان کی تنخواہ ۰۰۰۰ اکرونر ماہوار ہے۔ یہ ایک ایسے حساب میں جمع ہو جاتی ہے جو تحریک کی ترقی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے انہوں نے اتنی آمدن پیدا کر لی تھی جو انہیں بقیہ عمر کے لیے کافی ہے یہ آمدن ایسے فارم کھیت سے پیدا ہو رہی ہے جسکے چھ بھائی اور بہنیں حصہ دار ہیں۔

خلیفہ صاحب ایک بارعب پگڑی پہنتے ہیں جس پر سنہری رنگ کی تاریں ہیں۔ وہ سفید کپڑے پہنتے ہیں۔ اور لمبا کوٹ پہنتے ہیں یہ کوٹ ایسی اون کا بنا ہوا ہے جو رنگی ہوئی نہیں۔ جو تیاں براؤن رنگ کی اور آسمانی رنگ کی جرابیں پہنے ہوئے ہیں شاید یہ فیشن کے مطابق نہیں ہیں۔

ایک سوال یہ تھا کہ کیا خلیفہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ پگڑی پہنے۔ انہوں نے جواب میں کہا نہیں میں نے یہ اس لیے پہنی ہے تاکہ میں آپ سے مل سکوں نیز اس لیے کہ اس انٹرویو کے معاً بعد مجھے مسجد میں ایک میٹنگ میں تقریر کرنا ہے۔ میں نے ابھی ابھی اپنے سر کو ہوا پہنچائی۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے پگڑی پہننے کا شوق نہیں ہے۔

KRISTELIGHT DAGBLAD (مسیحی روزنامہ) کوپن ہیگن کے ۱۴ اگست ۱۹۸۲ء کے شمارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کوپن ہیگن میں ورود مسعود کی خبر مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوئی۔

نئے خلیفہ کا ورود مسعود

دنیا بھر میں پھیلی ہوئی احمدیہ موومنٹ کے سربراہ فرماتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں وفات پائی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تھے۔ کوئی سچا نبی صلیب پر نہیں مرتا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ نے بچا لیا تھا جب ان کے زخم مندمل ہو گئے تھے تو وہ افغانستان اور کشمیر میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں گئے۔ بائبل کی رو سے یہ وہ بات تھی جس کی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے پہلے سے پیشگوئی کر رکھی تھی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے اور بھیڑوں کی تلاش میں نہ جاتے تو جھوٹے ٹھہرتے۔

یہ احمدیہ موومنٹ کے نئے خلیفہ ہیں جنہوں نے یہ بات نہایت سنجیدگی اور یقین کے ساتھ پچھلی جمعرات کو نصرت جہاں مسجد ووڈوا میں اپنے متبعین کے کثیر گروہ کو کہی۔ یہ نئے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہیں جو دنیا بھر کے ایک کروڑ احمدیوں کے سربراہ ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ خلیفہ چنے گئے۔ احمدیت کی بنیاد نوے سال پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے رکھی تھی۔ ۱۸۸۹ عیسوی میں حضرت احمد نے یہ اعلان کیا کہ انہیں الہام ہوا کہ وہ موعود مسیح اور امام مہدی ہیں۔ جس کا کام اسلام کا احیاء تھا اور جس کی آمد کی خبر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور جس کی خبر بائبل میں بھی تھی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے اور ان کی آمد کی خبر ہندوؤں کی الہامی کتابوں میں بھی ہے۔

نئے خلیفہ بانی احمدیہ موومنٹ کے پوتے اور یہ اپنے دادا کے بعد چوتھے خلیفہ (جانشین) ہیں وہ آجکل یورپ میں اپنی جماعتوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ دوران سفر اٹلی کی مسجد کی بنیاد رکھیں گے اور سپین کی مسجد کا افتتاح کریں گے۔ یہ مسجد تھوڑا ہی عرصہ ہوا قرطبہ کے قریب تعمیر ہوئی۔ نئے خلیفہ نے کوپن ہیگن میں سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کئی شواہد ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تھے۔ آپ صلیب پر صرف ۳ گھنٹے رہے۔ اور ان کے جسم پر زخموں کو ٹھیک کرنے والی مرہم لگائی گئی۔ جس کا ان دنوں ارض مقدس میں رواج نہیں تھا اور جب ان کے پہلو میں نیزہ چبھویا گیا تو پانی اور خون نکلا۔ ایک مردہ جسم میں سے پانی اور خون نہیں نکل سکتا تھا

نئے خلیفہ صاحب نے جو عام طور پر ربوہ میں رہتے ہیں کہا کہ جو کچھ بائبل میں لکھا ہوا ہے غلط نہیں ہے۔ مگر اس کی کئی غلط تفسیریں ہوئی ہیں۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسےٰ علیہ السلام جیسے نبی تھے۔ دونوں صاحب شریعت نبی تھے۔ دونوں کو اپنی شریعت کی حفاظت کے لئے لڑائیاں کرنا پڑیں۔ حضرت مرزا غلام احمد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرح مسیح تھے۔ یعنی وہ مذہب کے احیاء کے لئے آئے تھے۔ ان کو خدا نے اس لئے بھیجا کہ مذہب پژمردہ ہونے کے بعد دوبارہ سرسبز ہو لہذا احمدیہ موومنٹ اسلام کا حقیقی ظہور ہے۔ اور یہی جماعت دنیا کو اللہ تعالےٰ سے دوبارہ تعلق قائم کر کے تباہی سے بچائے گی۔ لیکن حضرت عیسےٰ اور قرون اولےٰ کے عیسائیوں کی طرح اپنے مقصد کے حصول کے لئے طاقت کا استعمال نہیں کریں گے۔ جہاد جس کا قرآن میں ذکر ہے۔ اس کا مطلب صرف روحانی جنگ ہے جیسا کہ عیسائیت نے صدیوں تک گمنام رہنے کے بعد اس لئے فتح پائی کہ اس کے پاس سچائی تھی۔ احمدیت بھی اسی طرح فتح پائیگی۔

بہتیرے اس تحریک کی مخالفت کرینگے اور اسے دکھ دیں گے۔ ڈینش قوم کا اس میں فائدہ ہوگا اور ڈنمارک کی قوم مہذب قوم سمجھی جائے گی۔ اگر وہ احمدیہ موومنٹ کو رد کر کے احمدیوں کو دکھ نہیں پہنچائیں گے بلکہ اس کے پیغام پر کان دھریں گے۔ مرزا طاہر احمد صاحب یہ کہہ کر ہمبرگ تشریف لے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے سلسلہ میں مورخہ ۹/۹/۸۲ کو الفضل کی ایک خصوصی اشاعت شائع کی جا رہی ہے۔ اس میں آرٹ پیپر پر مسجد سپین اور خلفاء احمدیت کی متعدد دیگر تصاویر شامل ہوں گی اور اس کی قیمت ۲۵/ ہوگی۔ جن احباب یا جماعتوں کو اس پرچے کی ضرورت ہو وہ اپنے آرڈر جلد از جلد دفتر الفضل کو بھجوا دیں۔ تاکہ انہیں پرچے بروقت بھجوائے جا سکیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

بیعت فارم جلد بھجوائے جائیں

پیشتر ازیں نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے اخبار الفضل ۲۱ جون میں اعلان کروایا جا چکا ہے کہ تمام امراء و صدران جماعت بیعت فارم پُر کرا کے اپنی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوائیں۔۔۔ دیہاتی جماعتوں کی طرف سے بغیر امیر یا صدر جماعت کی تصدیق کے فارم موصول ہوئے ہیں جو اب انہیں بغرض تصدیق واپس کئے جا رہے ہیں۔ مربی صاحبان جائزہ لیں کہ جن جماعتوں نے ابھی تک فارم نہیں بھجوائے انہیں تاکید کریں کہ حسب ہدایت بعد تصدیق صدر جماعت فارم جلد واپس کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان تعطیل

۶ ستمبر کو یوم دفاع پاکستان کے سلسلہ میں ادارہ الفضل کے دفاتر بند رہیں گے اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینجر الفضل ربوہ)

ربوہ کے اطفال کیلئے اعلان

۶ ستمبر کو ساڑھے چار بجے شام گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں فٹبال کا فائنل میچ کھیلا جائے گا اور اس کے بعد گولبازار کی گراؤنڈ میں ۸ ستمبر کے سلسلہ میں اجلاس عام ہوگا اور تقسیم انعامات کی تقریب ہوگی تمام اطفال کی حاضری لازمی ہے۔ تمام احباب جماعت سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔ (ناظم اطفال ربوہ)